© rasailojaraid.com

وعدۂ خلافت کب پورا ہوگا......؟

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

انسانی معاشرہ میں انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بہت بڑا عملِ صالح ہے۔ کاش! ہمارے معاشرے کے لوگ اس حقیقت سے واقف ہوجائیں۔ عملِ صالح، جہاد اور تبلیغ ہے۔ صرف انفرادی عمل ہی عملِ صالح نہیں ہیں۔ اسلام انفرادی مسئلہ نہیں ہے۔ نظامِ جدید نے پوری قوت اسی بات پر صرف کی ہے کہ دین انفرادی معاملہ ہے۔ حالانکہ دین ہی ایک اجتماعی اور قومی معاملہ ہے۔ دیگر تمام معاملات اس کے ماتحت ہیں۔ اور جب تک ہم دین پر عمل نہیں کریں گے۔ اجتماعی طور پر اس کو لے کر آگے نہیں بڑھیں گے۔ وعدۂ خلافت پورا نہیں ہوگا۔ بارش کی طرح آسمان سے خلافت نہیں برسے گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی زندگی ہمارے لیے قانونی، شرعی ہر اعتبار سے ضابطہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکنے کے طریقے سے لے کر کارِ حکومت انجام دینے تک ہر طرح کی رہنمائی فرمائی ہے۔ پاکستان میں اسلام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ جمہوریت اور اس نظام کے ساتھ ہمارے ملک کی دینی جماعتوں کی مفاہمت ہے اور اس پر پوری کائنات کے لیے رہنما اصول، سرورِ کونین، امام المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''چچا جان! میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب رکھ دیجیے، بائیں ہاتھ پر ماہتاب اور یہ کہیے کہ میں اللہ کے دین کی تبلیغ میں کوئی نرمی برتوں، ایسا نہیں ہوسکتا۔ میں کلمۃ اللہ کو بلند کر کے رہوں گا یا اس راستے میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ اس راہ میں جتنی مشکلات ہیں ان سے نبرد آزما رہوں گا۔ قدم قدم پر مقابلہ کروں گا۔

یہ ہے دین کا منشور اور پروگرام۔ اس کے علاوہ اور ہمارا کوئی منشور نہیں ہے۔ پاکستان کی اکثر پولیٹیکل پارٹیاں سیکولر اور لادین ہیں۔ کسی کا مقصد دین نہیں ہے۔ خصوصاً مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی......دونوں بے دینی کا سیلابِ بے پناہ ہیں۔ دونوں دین دشمنی اور سیکولرازم کی حمایت میں ایک ہیں۔ ان دونوں کا سارا زور اس بات پر ہے کہ دین کو انفرادی معاملہ قرار دے کر اجتماعی زندگی اور قومی معاملات سے اسلام اور اسلامی اقدار کو الگ کر دیا جائے۔ ہمارے حکمران اور سیاست دان پچاس برس سے اسلام اور عوام کے حقوق کا استحصال کر رہے ہیں۔ جب کہ ہماری مذہبی جماعتیں سیکولر طبقات سے مفاہمت اختیار کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دے رہی ہیں۔

احرار، جمہوریت اور سیکولرازم جیسے کافرانہ اور ملحدانہ نظریات کے خلاف پوری قوت سے رکاوٹ پیدا کریں گے۔ احرار صرف دین کے نوکر ہیں۔ ہم نتائج سے بے پروا ہو کر محض اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور یہ ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے۔ ان شاء اللہ احرار آخر دم تک یہ فریضہ دینی خدمت سمجھتے ہوئے سرانجام دیتے رہیں گے۔

(جماعت کا منصبِ امارت سنبھالنے کے بعد دفتر احرار لاہور میں استقبالیہ تقریب سے خطاب۔ مارچ ۱۹۹۸ء)

© rasailojaraid.com